108014-روزے کی حالت میں مسواک اور ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا

سوال

کیا مسواک یا کالجیٹ ٹوتھ پیسٹ یا کوئی اور ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

روزے دار کے لیے روزے کی حالت میں مسواک اور ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنا جائز ہے، لیکن اسے نگلنے سے احتراز کیا جائے، بلکہ روزے دار وغیرہ کے لیے تو مسواک کرنا سنت ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بغیر کسی نزاع واختلاف کے مسواک کرنا جائز ہے، لیکن زوال کے بعد اس کی کراہت علماء کرام کا اختلاف ہے اور اس میں دو مشہور قول ہیں اور یہ امام احمد سے دونوں روایت ملتی ہیں.

لیکن اس کی کراہیت پر کوئی دلیل نہیں ملتی جو جو مسواک کی عمومی نصوص کو مخصوص کرتی ہو" انتہی

دیکھیں : الفتاوی الکبری (474/2).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا روزے دار خوشبو لگا سکتا ہے، اور کیا روزے دار کے لیے دن کے وقت مسواک کرنی جائز ہے، اور کیا عورت مہندی لگا سکتی ہے یا کنگھی کرنے کے لیے بالوں کو تیل لگا سکتی ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" اسے لباس یا بدن اور سر پر پہننے والی ٹوپی اور پگڑی پر خوشبو لگانی جائز ہے، لیکن وہ خوشبو کو اپنے ناک کے ذریعہ مت کھینچے.

اور روزے دار دن کے وقت مسواک بھی کر سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھوں تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دے دوں " متفق علیہ.

یہ حدیث نماز ظہر اور عصر کو بھی شامل ہے کہ روزے دار اور دوسرا شخص ان نمازوں کے وقت بھی مسواک استعمال کر سکتا ہے، ہمیں تو اس سے منع کرنے کی کوئی دلیل معلوم نہیں ہے.

عورت بھی مہندی لگا سکتی ہے، اور بالوں کو کنگھی کرنے کے لیے تیل بھی لگانا جائز ہے؛ کیونکہ یہ روزے پر اثرانداز نہیں ہوتی، اور اسی طرح مرد کو بھی حق حاصل ہے کہ وہ کوئی تیل وغیرہ دوسری مرہم لگا سکتا ہے، چاہے روزے سے ہی ہو" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (328/10).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

روزے دار کے لیے ٹوتھ پیسٹ استعمال کرنے کا کیا حکم ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"مسواک کی طرح ٹوتھ پیسٹ سے بھی دانت صاف کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن یہ ہے کہ اسے اس سے اپنے پیٹ میں کچھ لے جانے سے اجتناب کرنا چاہیے، اور اگر بغیر ارادہ کے خود بخود ہی کچھ غالب آ جائے تو اس پر قضاء نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں : مجموع فتاوی الشیخ ابن باز(260/15).

واللہ اعلم.